بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

اس شمارے سے پروفیسر یوسف سلیم چشتی مرحوم کے مضامین و مقالات کی ترتیب وار اشاعت کا سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔ پروفیسر صاحب مرحوم کی ذات حکمتِ قرآن کے اکثر قارئین کے لیے محتاج تعارف نہیں ہے۔ مرکزی انجمن اور انجمن کے صدر مؤسس سے مرحوم کا جو تعلق رہا ہے اس کا یہ مظہر تو سب پر عیاں ہے کہ ۱۹۸۳ء تک انجمن کے زیرِ اہتمام قرآن کانفرنسوں اور قرآنی محاضرات کی ایک نشست کے مہمان مقرر ہمیشہ وہی ہوتے تھے اور پیرانہ سالی اور ضعفِ جسمانی کے باوصف اپنی کھنکھتی ہوئی مضبوط آواز اور اپنے جوشِ جذبات سے محفل کو گرما دیا کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نشست سب سے زیادہ بھرپور ہوتی تھی جس سے اُنہیں خطاب کرنا ہوتا تھا۔

چشتی صاحب مرحوم کی زندگی بعض اعتبارات سے بہت بھرپور اور ہمہ جہت تھی۔ جوانی کا پُرجوش دور انہوں نے تحریکِ پاکستان کے ایک انتہائی سرگرم کارکن اور شعلہ بیان خطیب کے طور پر گزارا۔ اُن کا شمار بانیٔ پاکستان کے قریبی رفقاء میں ہوتا تھا۔ مسلسل چودہ برس تک علامہ اقبال مرحوم کی خدمت میں حاضری دینے کی سعادت انہیں حاصل ہوئی۔ چنانچہ اقبال کی تمام کتابوں کی عام فہم شرح لکھ کر اقبال کے افکارِ عالیہ کو متوسط صلاحیت کے لوگوں تک پہنچانے کی سعادت بھی اُنہی کے حصہ میں آئی۔ تاریخ اور فلسفہ تاریخ، مذہب اور فلسفۂ مذہب، فلسفہ اور فلسفۂ تاریخ اور ادیانِ عالم اور ان کا تقابلی مطالعہ ان کی خصوصی دلچسپی کے مضامین تھے۔ انہیں مطالعے کا شوق ہی نہیں ذوق حاصل تھا۔ اور اس سب پر مستزاد یہ کہ تصوف سے بھی انہیں خصوصی شغف تھا۔ چنانچہ اس کوچے کی گشت نوردی کا شرف بھی انہیں حاصل تھا اور اس کے ساتھ ساتھ اس میں محققانہ اور ناقدانہ نگاہ بھی رکھتے تھے۔ اِس میدان میں اُن کی ضخیم کتاب "تاریخ تصوف" ایک بہترین علمی اثاثہ ہے۔

محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے ساتھ چشتی صاحب مرحوم کے مشفقانہ تعلق کا جو رشتہ ۱۹۶۶ء میں ڈاکٹر صاحب کی لاہور آمد کے ساتھ ہی استوار ہو گیا تھا وہ مرحوم کے دمِ آخر تک قائم رہا۔ مرحوم ایک صاحب طرز انشاء پرداز بھی تھے۔ عمر کے آخری چند سالوں میں انہوں نے لکھنا ترک

۱؎ پروفیسر یوسف سلیم چشتی صاحب ۳ فروری ۸۴ء کو رحلت فرما گئے تھے۔

© rasailojaraid

کر دیا تھا لیکن جب تک اُن کا قلم چلتا رہا 'میثاق' کے ساتھ ان کا تعلق قائم رہا۔ اور ان کے رشحاتِ قلم قارئین کی ضیافتِ طبع اور استفادۂ علمی کا ذریعہ بنتے رہے۔ لیکن 'حکمتِ قرآن' نے چونکہ اپنے سفر کا آغاز ہی ۱۹۸۲ء سے کیا تھا لہٰذا قارئینِ حکمتِ قرآن کو ان کی قیمتی تحریروں سے استفادے کا موقع نہیں مل سکا۔ چنانچہ حکمتِ قرآن کی ساتویں جلد کے آغاز سے ہم افاداتِ سلیم چشتی کے عنوان سے مرحوم کے مقالات و مضامین کی اشاعت کا سلسلہ شروع کر رہے ہیں۔ مرحوم کے بعض وہ مقالات بھی شائع کیے جائیں گے جو ۶۶ء سے ۷۰ء کے دوران میثاق میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس وقت تک چونکہ 'میثاق' کا حلقۂ تعارف نہایت مختصر تھا لہٰذا اُن کی افادیت کا دائرہ بھی بہت محدود رہا۔

اس شمارے میں چشتی صاحب مرحوم کا جو مضمون شائع کیا جا رہا ہے اس کا پس منظر یہ ہے کہ مولانا عبدالحق صاحب خیر آبادی کے جانشین حکیم برکات احمد ٹونکی نے اپنے دادا استاذ مولانا فضل حق خیر آبادی کے رسالے 'روض المجود' کی شرح فارسی زبان میں لکھی تھی جس کی ایک نقل ۱۹۵۱ء میں چشتی صاحب مرحوم نے ایک قلمی نسخے سے حاصل کی۔ چشتی صاحب کو چونکہ 'فلسفۂ وجود' سے خصوصی دلچسپی تھی لہٰذا انہوں نے نہایت عرق ریزی سے 'روض المجود' کا اردو ترجمہ کیا۔ روض المجود کے دیباچے میں حکیم برکات احمد ٹونکی کے قلم سے ایک جملہ نکل گیا کہ "میں اپنی جوانی کے زمانے میں حکماء کی پیش کردہ توحید میں سرشار رہا"۔ بس اسی پر جو تحریک ہوئی تو چشتی صاحب مرحوم نے اس پر ایک نوٹ لکھنا شروع کیا جو بجائے خود ایک علمی مقالہ بن گیا جو "فلاسفہ کے تصورِ خدا" کے عنوان سے شاملِ اشاعت ہے۔

●●●

اسلام کی انقلابی قدروں کا علمبردار
ماہنامہ میثاق لاہور
مدیر: ڈاکٹر اسرار احمد

خود پڑھیے اور دوسروں کو پڑھائیے
فی شمارہ پانچ روپے ـــ سالانہ زرِ تعاون ۵۰ روپے
قریبی بک اسٹال سے حاصل کریں یا ہم سے طلب فرمائیں
مکتبہ تنظیم اسلامی ـــ ۳۶-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور
فون نمبر: ۸۵۲۶۱۱

© rasailojarai